دوسرا مددگار

یعنی

رُوحِ حق

رُوحُ القُدُس



مُصنّف

برکت ۔ اے خاں

دوسرا مددگار

یعنی

رُوحِ حق

رُوح القُدُس



مُصنّف

برکت۔ اے خاں

فہرست مضامین

ترتیب: اے ڈی شاکر، ظفر پیلو آف چرچز۔

عرضِ حال

یہ رسالہ ان اصحاب کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے
شائع کیا جاتا ہے۔ جو مسیحی کلیسیاؐ کے دوسرے
مددگار روُحِ حق یعنی روُحُ القدُس کے بارے
میں کچھ سمجھ نہیں رکھتے۔ اسلیئے کہ وہ اپنی رہنمائی
کے لئے خداوند کی کتابِ مُقدس بائبل کے بغور مطالعہ
سے گریز و پرہیز کرتے ہیں۔ اور حق تعالیٰ کے کلامِ حق
سے استفادہ نہیں کرتے تاکہ
ایسا نہ ہو کہ مسیحیّت کی گرفت میں آجائیں اور مسیح
میں نجات حاصل کریں۔

برکت۔ اے خان

خُدا کا رُوح

"کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے؟
سوا انسان کی اپنی رُوح کے جو اُس میں ہے۔
اسی طرح خُدا کے رُوح کے سوا کوئی خُدا کی باتیں نہیں
جانتا۔" (۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۱)

"نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر رُوح ایک ہی ہے۔
اور خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں۔ مگر خُداوند ایک ہی ہے۔
اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خُدا ایک ہی ہے۔ جو
سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے
لیکن ہر شخص میں رُوح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا
ہے کیونکہ ایک کو رُوح کے وسیلہ سے حکمت کا کلام عنایت
ہوتا ہے اور دوسرے کو اُسی رُوح کی مرضی کے موافق
علمیت کا کلام۔ کسی کو اُسی رُوح سے ایمان اور کسی کو
مُعجزوں کی قدرتیں، کسی کو نبوّت۔ کسی کو رُوحوں کا امتیاز
کسی کو طرح طرح کی زبانیں۔ کسی کو زبانوں کا ترجمہ کرنا۔
لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک رُوح کرتا ہے اور جس کو جو
چاہتا ہے بانٹتا ہے۔" (۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۴تا ۱۱)

رُوحُ القُدس

ابتدا سے ہی کتابِ مُقدس میں خُدا کا رُوح یعنی رُوحُ القُدس ایسی صفات سے منسوب ہے جو اُس کے صاحبِ اختیار زندگی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

چنانچہ رُوحُ القُدس جو رُوحِ حق اور خُدا کے رُوح سے منسوب ہے۔ وہ صاحبِ زندگی، صاحبِ علم، صاحبِ محبت، صاحبِ قدرت اور صاحبِ اختیار ہے۔ یہ اوصاف سوائے صاحبِ اختیار زندگی کے کسی مخلوق میں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ رُوحُ القُدس سے ایسے افعال ظہور میں آ چکے ہیں۔ جن سے اس کا صاحبِ اختیار زندگی ہونا ثابت ہے اور صاحبِ زندگی حق تعالےٰ ہے۔

۱۔ کتابِ مُقدس سے واضح ہے کہ رُوحُ القُدس عالموں کا پیدا کرنے والا اور جانداروں میں جان ڈالنے والا ہے لکھا ہے کہ:۔

"آسمان خُدا کے کلام سے اور اُس کا سارا لشکر اُس کے مُنہ کے دم سے بنا۔" (زبور ۳۳ : ۶)

دم سے مُراد یہاں خدا کا رُوح ہے۔ ایوب نبی نے کہا:۔

"خُدا کی رُوح نے مجھے بنایا ہے اور قادرِ مطلق کا دم مجھے زندگی بخشتا ہے۔" (ایوب ۳۳ : ۴)

۲۔ رُوحُ القُدس گمراہی سے روکتا ہے۔ (پیدائش ۶ : ۳)

۳۔ رُوحُ القُدس دُنیا کو گناہ اور راستی اور عدالت کا قائل کرتا ہے۔ (انجیل یوحنا ۱۶ : ۸)

۴۔ رُوحُ القُدس انبیاء کو معجزوں کی قدرت دیتا ہے۔ (۱۔کرنتھیوں ۱۲ : ۱۰)

۵۔ رُوحُ القُدس کی قدرتِ ربانی سے کنواری مریم مُقدسہ سے خُدا کے بیٹے یسوع کا بے پدر ولادت واقعہ ہوئی۔ (انجیل لُوقا ۱ : ۳۵ و انجیل متی ۱ : ۱۸)

۶۔ دریائے یردن پر خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو یُوحنا نبی سے بپتسمہ کے موقعہ پر رُوحُ القُدس سے مسیح کیا۔ اور فرمایا:۔
"یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہُوں" (انجیل متی ۳ : ۱۷)

۷۔ یُوحنا نبی نے رُوحُ القُدس کی ہدایت سے گواہی دی کہ:۔
"یہ خُدا کا بیٹا ہے" (انجیل یُوحنا ۱ : ۳۴)

۸۔ لکھا ہے کہ آدمی رُوحُ القُدس کی تحریک کے سبب سے خُدا کی طرف سے بولتے تھے (۲۔پطرس ۱ : ۲۱)
چنانچہ رُوحُ القُدس نے کتابِ مُقدس کے لکھنے والوں کو الہام بخشا تھا۔

۹۔ رُوحُ القُدس رسُولوں کی معرفت آخری زمانہ کے واقعات کی خبر دیتا تھا۔
"لیکن رُوح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی رُوحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے۔" (۱۔تیمتھیُس ۴ : ۱)

۱۰۔ رُوحُ القُدس خُدا کے بیٹے کی طرف سے کلیسیاؤں کو پیغام سناتا تھا۔

(مکاشفہ ۲: ۷)

۱۱۔ رُوحُ القدس کلیسیاء کیلئے خادمانِ دین مقرر کرتا ہے۔

(اعمال ۲۰: ۲۸)

۱۲۔ رُوحُ القدس مُقدس رسُولوں کو بعض جگہ جانے کا حکم کرتا ہے اور بعض جگہ جانے اور کلام سُنانے سے منع کرتا ہے۔ (اعمال ۸: ۲۹ و ۱۶: ۶-۷)

۱۳۔ خُدا کا رُوح انسان کو از سرِ نَو نیا روحانی جنم اور نئی پیدائش دیتا ہے۔

(انجیل یُوحنا ۳: ۵-۸)

۱۴۔ رُوحُ القدس دُعا میں ہماری شفاعت کرتا ہے (رومیوں ۸: ۲۶)

۱۵۔ رُوحُ القدس تعلیم دیتا ہے اور تسلی دیتا ہے۔ اور کامل حق شناسی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ (انجیل یُوحنا ۱۴: ۲۶) اُس نے رسُولوں کو انجیلی تعلیم کی یاد دہانی کرائی۔ چنانچہ رسُولوں نے انجیلی کلامِ الٰہی کو رُوحُ القدس کے الہام اور مدد سے قلمبند کیا تھا۔

۱۶۔ رُوحُ القدس مخلصی کے دن کیلئے ہماری رُوحوں پر مُہر کرتا ہے۔

(افسیوں ۴: ۳۰)

"اور خُدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو۔ جس سے تم پر مخلصی کے دن کیلئے مُہر ہُوئی"۔

۱۷۔ خُدا کا رُوح مسیح یسوع کے ساتھ ہمیں گناہ سے دھو کر پاک کرتا ہے۔

(۱۔ کرنتھیوں ۶: ۱۱)

"مگر تم خُداوند یسُوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خُدا کے رُوح سے دُھل

گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے"

۱۸۔ رُوحُ القدُس ہمارے دِلوں میں خدُا کو " ابّا " یعنی اے باپ کہہ کر پکارنے کی تحریک بخشتا ہے۔ (رومیوں ۸: ۱۵ و افسیوں ۴: ۶)

۱۹۔ رُوحُ القدُس خدُا کے زندہ اکلوتے بیٹے مسیح مصلُوب کی گواہی دیتا ہے۔ (انجیل یُوحنا ۱۵: ۲۶) "کیونکہ یسُوع کی گواہی نبوّت کی رُوح ہے"۔ (مکاشفہ ۱۹: ۱۰)

کتاب مُقدس بائبل میں رُوحُ القدُس رُوحِ حق کے کئی نام دیئے گئے ہیں۔ مثلاً خدُا کی رُوح، خدُا کا رُوح، رُوح، دم، ہوا، پانی، آگ تیل، مُہر، مددگار، رُوحِ حق، وکیل، پاک رُوح، پاکیزگی کا رُوح، ایمان کا رُوح، مکاشفہ کا رُوح، مسیح کا رُوح، خدُا کے بیٹے کا رُوح، اطمینان

کتاب مُقدس میں ابتدا ہی سے پیدائش کی کتاب سے مکاشفہ کی کتاب تک ہمیں خدُا کا پاک رُوح انبیاء کے وسیلہ سے عجیب معجزات، عالی شان کام اور عجیب کلام اور عجیب خبریں دیتا نظر آتا ہے۔ مسیح خدُاوند نے فرمایا ہے کہ:۔

"خدُا رُوح ہے"۔

یعنی خدُا تعالےٰ ازلی ابدی نادیدہ، لامحدود، لاانتہا، واحد آسمانی واجبُ الوجُود زندہ ہستی ہے۔ جس کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔

"جو مُبارک اور واحد حاکم، بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدُاوند ہے۔ بقا صرف اُسی کو ہے۔ اور وہ اُس نُور میں رہتا

ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ نہ اُسے کسی انسان نے دیکھا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اُسکی عزت اور سلطنت ابد تک رہے۔ آمین۔" (۱۔تیمُتھیُس ۶: ۱۵-۱۶)

ہم کتابِ مُقدس میں ایسے لوگوں کا حال بھی پڑھتے ہیں جن پر رُوحُ القُدس یعنی رُوحِ حق نازل ہُوا اور جب اُنہوں نے خُدا کے کسی حُکم کی نافرمانی کی تو خُدا کا رُوح اُن سے جُدا ہو گیا۔ اور اُنہوں نے بُرے کام کرنے شروع کر دیئے۔

۱۔ "خدا کی رُوح اُس (ساؤل بادشاہ) پر زور سے نازل ہوئی۔" (۱۔سیموئیل ۱۰: ۱۰)

جب ساؤل بادشاہ نے ایک جنگ میں خدا کے حُکم کی نافرمانی کی تو، "خُداوند کی رُوح ساؤل سے جُدا ہو گئی"۔ (۱۔سیموئیل ۱۶: ۱۴) اور وہ داؤد کا دُشمن بن گیا۔

۲۔ "خُداوند کی رُوح اُس دن سے آگے کو داؤد پر زور سے نازل ہوتی رہی"۔ (۱۔سیموئیل ۱۶: ۱۳)

۳۔ "تاوقتیکہ عالمِ بالا سے ہم پر رُوح نازل نہ ہو"۔ (یسعیاہ ۳۲: ۱۵)

۴۔ "خُداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا اور اُس نے مجھے اپنی رُوح میں اُٹھا لیا"۔ (حزقی ایل ۳۷: ۱)

۵۔ "ربّ الافواج نے گذشتہ نبیوں پہ اپنی رُوح کی معرفت نازل فرمایا تھا"۔ (زکریاہ ۷: ۱۲)

۶۔ "خُدا فرماتا ہے کہ آخری دِنوں میں ایسا ہو گا۔
کہ مَیں اپنے رُوح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا۔
اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوّت کرینگی"۔ (اعمال ۲: ۱۷)
خُدا کا کلام شاہد اور گواہ ہے کہ خُدا کا بیٹا، خُدا باپ سے صادر ہوُا اور نِکلا تھا۔ اِسلیئے خُدا کا بیٹا خُدا سے خُدا، کامل خُدا ہے۔ کیونکہ خُداوند یسُوع مسیح کے اِنجیلی کلامِ مُقدس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے عالیشان معجزانہ فوق الفطرت کاموں میں صاحبِ اختیار کی طرح اپنا حُکم اور اَمرِ ربّی استعمال کرتا تھا۔ فرمایا:۔
مَیں باپ میں سے نکلا۔ اور دُنیا میں آیا ہُوں"۔ (انجیل یوحنا ۱۶: ۲۸)
"جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا"۔ (انجیل یوحنا ۱۴: ۹)
خُدا کے بیٹے کی طرح خُدا کا رُوح یعنی رُوحُ القُدس رُوحِ حق خُدا باپ سے صادر ہوُا۔ اس لئے وہ خُدا سے خُدا کامل خُدا ہے۔ (انجیل یوحنا ۱۵: ۲۶)
رُوحُ القُدس نے مسیح یسُوع کے مقرر کردہ رسُولوں میں رہ کر خُدا کے بیٹے کی طرح خُدا کی مرضی کے مطابق مسیحیت کی توسیع و ترقی کے کام کیئے اور اُس سے معجزانہ کام عمل میں آئے۔ خُداوند یسُوع مسیح نے فرمایا۔ کہ رُوحِ حق میری گواہی دیگا۔ جس طرح کلیسیاء میں شمولیت کے لئے باپ، بیٹے اور رُوحُ القُدس کے نام پر ہر شخص کو بپتسمہ کا اِنجیلی حکمِ ربّانی موجود ہے اور وہ قابلِ عمل ہو رہا ہے۔ اِسی طرح کلیسیاء کو خُدا کی برکت دیتے وقت بھی ایسے ہی مُقدس الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں لکھا ہے:۔

"خُدا وند یسُوع مسیح کا فضل۔ خدا باپ کی محبت
اور رُوحُ القدس کی شراکت تم سب کے ساتھ ہوتی رہے۔"
(۲۔کرنتھیوں ۱۳: ۱۴)

اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ جس طرح اُلوہیت کی ساری معموری کے سبب عالمِ توحید میں خُدا باپ کے ساتھ خُدا کا بیٹا واحد خُدا ہے، اسی طرح خُدا کا رُوح بھی رُوحِ حق رُوحُ القدس اُلوہیت کی ساری معموری اور الٰہی جلال کے سبب عالمِ توحید میں باپ اور بیٹے کے ساتھ مساوی طور پر واحد کامل خُدا ہے۔ باپ کامل خُدا ہے، بیٹا کامل خُدا ہے اور رُوحُ القدس کامل خُدا ہے تاہم خُدا تین نہیں بلکہ عالمِ توحید میں باپ، بیٹا اور رُوحُ القدس ازل سے واحد خُدا ہے۔ ذاتِ الٰہی کی وحدت، ریاضی کی عددی توحید کے تصورات سے بالاتر ہے۔ کیونکہ مسیح خُداوند کے فرمانِ الٰہی کے مطابق "خُدا رُوح ہے"۔ خُدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا، حق تعالیٰ لامحدود، لا انتہا واحد ہستی ہے۔

یہ بات کہنا بھی خُدا کے الہامِ الٰہی کے خلاف ہے۔ کہ مسیحی لوگ خُدا کو اور مسیح یسُوع کو اور مریم مُقدسہ کو تین خُدا مانتے ہیں: پتہ نہیں معترضین نے ایسی مفروضہ باتیں کہاں سے سُنی ہیں۔ اسلیئے کہ انجیل مُقدس میں ایسی کوئی بات موجود نہیں۔ کیونکہ مسیحی فلسفہ، توحید کی تعلیم عین انجیلی تعلیم کے مطابق ہے۔

کوئی انسان اس بات کو نہیں سمجھ سکتا کہ کسی طرح خُدا نے کائناتِ عالم

کو نیست سے ہست کیا۔ اور کس طرح کائناتِ عالم کا نظامِ قدرت رواں دواں ہے۔ صرف خُدا کے فرمان اور کلامِ الٰہی پر ایمان رکھ کر ہم یہ یقین کرتے ہیں۔ اور یہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ کائناتِ عالم اور حشرات الارض کا خالق وہ واحد خُدا ہے جس کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اسی طرح ہم خُدا تعالےٰ کے فرمان و کلام پر ایمان رکھتے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح یسُوع خُدا کا بیٹا ہے اور وہ اپنی قدرت اور کام اور کلام میں صاحبِ اختیار تھا۔ کیونکہ خُدا تعالےٰ نے فرمایا کہ:۔

"یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ جس سے مَیں خوش ہُوں۔"

(انجیل متی ۳ : ۱۷)

نیز یروشلیم شہر کے پہاڑ بمقام گُلگتا پر دُنیا کے گناہوں کے کفارہ کی خاطر بروز جمعہ ۶ گھنٹے، صبح ۶ بجے سے ۳ بجے شام یعنی تیسرے پہر تک مسیح یسُوع کی صلیبی موت کا سچا تاریخی واقعہ ہے، عیدِ فسح پر آئے ہوئے ہزارہا یہُودی اور اُن کے مذہبی سردار اور ہزارہا مقامی یروشلیمی یہُودی اس واقعہ کے چشم دید گواہ تھے۔ لہٰذا مسیح یسُوع کی اس صلیبی موت کے تاریخی واقعہ کا انکار سراسر ناخواندگی اور حق پرستی کے خلاف ہٹ دھرمی ہے اور وحی آسمانی کا نام لے کر خُدا کے بیٹے مسیح یسُوع کی صلیبی موت اور اس کے تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی عظمت کا انکار اور بھی مضحکہ خیز بات ہے۔ کیونکہ مسیح خُداوند کے نیکی اور بھلائی اور نجات کے کام

میں کفارّہ کی عظمت کار فرما تھی۔ کفارّہ کی رُوح کے بغیر انسان کسی کی مدد نہیں کر سکتا

جن لوگوں کو قرآن مجید سے عقیدت مندی ہے۔ وہ تو قرآن کی باتوں کو بھی نہیں سمجھتے۔ لیکن جن کو کتابِ مُقدس بائبل سے کوئی عقیدت مندی نہیں وہ کتاب مُقدس بائبل کی باتوں کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟ درحالیکہ لکھا ہے کہ سابقہ کُتب پر ایمان لاؤ۔

کیونکہ تمہاری ہدایت و رہنمائی کے لئے اُن میں نورُ و ہدایت موجُود ہے اور قرآن اُن کتب کا مصدق و محافظ ہے۔

مسیحی دنیا سابقہ الہامی کُتب جن سے مسیح کی آمد حالاتِ زندگی صداقت اور سند پیش کرتی ہے ان پر کسی قسم کی یہودیوں پر تحریف و تنسیخ کا فتویٰ نہیں لگاتی۔ لیکن اہلِ اسلام جن سابقہ کُتب میں سے آپنے ہادی کی آمد کی صداقت پیش کرتے ہیں۔ اُن پر تحریف و تنسیخ کے فتوے بھی لگاتے ہیں۔

؎ عجب منطق ہے اُمّی نقطہ داں کے لئے

شہادتُ القرآن

قرآن مجید نے بھی جنابِ عیسیٰ المسیح کے تولد و تجسّم سے پیشتر خُدا کے رُوح یعنی رُوحُ القُدس کی ہستی کی ازلیّت اور قدامت کو برحق تسلیم کیا ہے۔ اسلئے رُوحِ حق یعنی رُوحُ القُدس کسی خاکی فانی مدفون بشر کی رُوح مُراد نہیں۔ یوں لکھا ہے کہ:۔

۱۔ رُوح امرِ ربّی ہے ۔ (سورہ اسرائیل ۸۵)

۲۔ عیسیٰ المسیح کی بابت لکھا ہے کہ:۔
مَیں نے تم کو رُوحُ القُدس سے تائید دی۔ (سورہ المائدہ ۱۱۰)

۳۔ ہم نے اُس کو رُوحُ القُدس سے مدد دی ۔
(سورہ بقرہ ۸۷)

یہاں خُدا کے لیے لفظ "ہم" صیغہ جمع متکلم کیوں استعمال کیا گیا ہے ؟ اسلیئے کہ خُدا تعالیٰ کی توحیدِ الٰہی میں وحدت بالکثرت ہے۔ جس کا ذکر آپ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

جس رُوحُ القُدس نے عیسیٰ المسیح کی تائید کی اور جس رُوحُ القُدس نے اُس کی مدد کی وہ رُوحُ القُدس رُوحِ حق خُدا تعالیٰ ا خالقِ کائنات کا رُوح ہے ۔ جو ازل سے اور تخلیقِ کائنات کے وقت بھی ذاتِ الٰہی میں

موجزن تھا۔ خُدا کی طرح خُدا کا رُوح بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ پڑھیئے زبور ۱۳۹: ۷ آیت بزرگ داؤد نے لکھا ہے کہ :۔

(اے خدا) "مَیں تیری رُوح سے بچ کر کہاں جاؤں یا تیری حضوری سے کِدھر بھاگوں؟
اگر مَیں پاتال میں بستر بچھاؤں تو دیکھ تُو وہاں بھی ہے"

دوسرا مددگار

جب صلیبی موت اور قبر پر فاتح زندہ مسیح خُداوند کے نام سے مسیحی کلیسیاء دُنیا میں معرض وجُود میں آئی تو دُنیا میں جسمانی صورت میں مسیحی کلیسیاء کا پہلا زندہ مددگار خُدا کا بیٹا مسیح تھا۔ جو گنہگاروں کا نجات دہندہ ہے۔ چنانچہ جناب مسیح یسُوع نے اپنے بعد دُنیا میں مسیحی کلیسیاء کی توسیع و ترقی کے لئے اپنے رسُولوں کو ایک ابدی دوسرا مددگار بخشنے کا وعدہ اور خوشخبری سنائی تھی۔ جو اُس کے مقرر کردہ مُقدس رسُولوں اور دیگر شاگردوں کی حیات میں خُدا سے صادر ہو کر اُن پر نازل ہونے والا تھا۔ کہ دوسرا مددگار رُوحِ حق باپ سے صادر ہو گا۔ اور مَیں اُسے تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور وہ میری گواہی دے گا۔ بھلا جو لوگ خُدا تعالےٰ کو آسمانی باپ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے وہ خُدا باپ سے صادر ہونے والے رُوحِ حق کو اپنا مددگار کیوں کہتے ہیں؟ رُوحِ حق اُن لوگوں کا مددگار بن کر نازل ہوُا تھا۔ جو خُدا کو اپنا آسمانی باپ اور مسیح یسُوع کو خُدا کا بیٹا مانتے تھے۔ لہٰذا رُوحِ حق کی غلط وکالت کرنے والوں کو مُنہ سنبھال کر بات کرنی چاہیئے۔

فرمایا

"اور میں باپ سے درخواست کروں گا۔
تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ
ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی رُوحِ حق (سچائی کا رُوح)
جسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی۔
کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔
تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے۔
اور تمہارے اندر ہوگا۔
میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔ میں تمہارے پاس آؤنگا۔"
(انجیل یوحنا ۱۴: ۱۶ تا ۱۸)

دراصل رُوحِ حق جناب مسیح خداوند کا رُوح ہے۔ جو باپ اور بیٹے سے صادر ہے۔ رُوحِ حق ابدی ہستی ہے اور وہ ایسا مددگار ہے جو ابد تک یعنی ہمیشہ مسیحی کلیسیاء کے اندر موجود رہتا ہے۔ اور وہ ایماندار مسیحیوں کے دلوں کے اندر سکونت کرتا رہتا ہے۔ اور وہ انجیل کی منادی اور خدا کے بیٹے مسیح مصلوب کی گواہی کا کام کرتا رہتا ہے۔ اس لئے رُوحِ حق کی موجودگی خدا کے بیٹے کی موجودگی ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ:۔

"ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا۔"

چنانچہ ابدی زندہ ہستی تو خدا تعالےٰ اور اُس کا بیٹا

اور رُوح حق ہے۔ اور خُدا کے رُوح کا نام رُوحِ حق ہے۔
کیونکہ خُداوند خُدا کا نام "حق تعالےٰ" ہے۔ (زبُور ۹ : ۲)
اور کوئی خاکی بشر ابدی ہستی حق تعالیٰ کا رُوحِ حق نہیں ہو سکتا۔

دوسرا مددگار یعنی رُوحِ حق

رُوح، خدا کی رُوح، خُدا کا رُوح، رُوحِ حق، سچائی کا رُوح مسیح کا رُوح یا رُوحُ القُدس یہ ایک ہی زندہ آسمانی ابدی ہستی، رُوحُ القُدس کے نام ہیں۔ لیکن جو لوگ خُدا کی کتابِ مُقدس بائبل کی تاثیر اور گرفت سے بچنے کے لئے اُس کا مطالعہ نہیں کرتے۔ وہ رُوحُ القدس کے بارے میں کچھ نہیں جان سکتے۔ لہٰذا معترضین کو رُوحِ حق کے بارے میں غلط بیانیوں سے باز رہنا چاہیئے۔

فرمایا

"لیکن مددگار یعنی رُوحُ القُدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا۔ اور جو کچھ (انجیلی کلام) مَیں نے تم سے کہا ہے۔ وہ سب تمہیں یاد دلائیگا۔"

(انجیل یُوحنا ۱۴ : ۲۶)

چنانچہ جنابِ مسیح خُدا وند صاحبِ اختیار تھے اور وہ رسُول گر بھی تھے۔ اِسلئے اُس نے اپنے خاص برگزیدہ شاگردوں کو جو دن رات ہر وقت اُس کے ساتھ ساتھ رہتے تھے جو اُس کو دیکھتے اور اُسکی سُنتے تھے۔ اُن کو رسُول کا لقب دیا۔ (انجیل لُوقا ۶ : ۱۳) پھر اُن پر مُہرِ رسالت اور معجزانہ طاقت اور اوصافِ رسالت و نبوّت کیلئے اُن پر

رُوح القُدس نازل کیا تھا۔ کیونکہ رُوحُ القدس رُوحِ حق کا آسمان سے بھیجنے اور نزول کا کام بھی خُدا کے بیٹے کے اختیار میں تھا تاکہ رُوحِ حق اُسکے مقرر کردہ رسُولوں کے وسیلہ سے جنابِ مسیح خداوند کی کلیسیا یعنی مسیحی جماعت اور جنابِ مسیح خداوند کے مشن کی توسیع و ترقی کیلئے خدا کے بیٹے کی گواہی دے۔ چنانچہ رُوحِ حق نے رسُولوں کے وسیلہ وہی اہم کام انجام دیئے جن کو خدا کے بیٹے نے اُسے انجام دینے کیلئے بھیجا تھا۔ اسلئے کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار خدا نے اپنے بیٹے کو دے دیا ہے اور رُوحِ حق کے بھیجنے کا کام بھی خدا کے بیٹے کا کام تھا اور رُوحُ القُدس نے اُس کے مقرر کردہ رسُولوں کو جنابِ مسیح خُداوند کا انجیلی کلامِ الٰہی جو اُنہوں نے پہلے اپنے اُستاد مسیح یسُوع سے رُوبرو سُنا تھا۔ دوبارہ یاد دلایا تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ انسانی کمزوری کے باعث کچھ باتیں بھُول جائیں۔ چنانچہ خُدا نے جن جن مُقدس رسُولوں کو رُوحُ القُدس کی تحریک سے توفیق بخشی۔ اُنہوں نے مسیح خُداوند کے انجیلی کلامِ الٰہی کو اپنے مُبارک ہاتھوں اور قلم سے یونانی زبان میں پیپرس اور طوماروں پر قلم بند کیا تھا۔ (۲۔ تیمتھیُس ۴: ۱۳)

جس طرح مسیحیّت کا مفہوم جنابِ مسیح خُداوند کے نام سے منسُوب ہے۔ یا اہلِ اسلام کے ہاں عیسائیت کا مفہوم عیسٰی المسیح کے نام سے منسُوب ہے۔ اسی طرح انجیل سے مُراد مسیح خُداوند کا کلام اور شخصیت مُراد ہے۔ کیونکہ انجیل کا مفہوم گناہوں سے نجات کی خوشخبری ہے اور نجات کی خوشخبری

کا تعلق خُدا کے بیٹے مسیح مصلوب سے ہے۔ لہٰذا مسیح خُداوند کی آسمان سے آمد و تجسّم اور کنواری سے اُس کی بے پدر ولادت دراصل کلمۃُ اللہ کا انسانی صورت میں ظہور و تجسّم ہے۔ کلمۃُ اللہ یعنی خُدا کا کلام غیرمخلوق ہے۔ لکھا ہے کہ:-

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔ یہی ابتدا میں خُدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوُا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی"۔ (انجیل یوحنّا ۱: ۱، ۲، ۳)

"اور کلام مجسّم ہوُا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔

(انجیل یوحنا ۱: ۱۴)

اسلیئے جناب کلمۃُ اللہ ایک کھُلی مجسّم کتاب تھے۔ اور اُس کتاب کا نام انجیل مُقدس ہے۔ جو مسیح خُداوند کلمۃُ اللہ کی شخصیّت، اُلوہیّت اور ماہیّت اور اُس کے جلال کی حقیقت کا مکاشفہ بیان کرتی ہے۔ لہٰذا مسیح خُداوند پہ کسی خارجی کتاب کے نزُول کا خیال درُست نہیں ہے۔ کیونکہ فرمایا:-

"جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں۔

اور جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے"۔ (انجیل یُوحنا ۸: ۲۸۔۲۹)

" میں اکیلا نہیں ہُوں۔
کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے"۔ (انجیل یُوحنا ۱۶: ۳۲)

" لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔
میرا یقین کرو کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں"۔

(انجیل یُوحنا ۱۴: ۱۰۔۱۱)

لہٰذا اسکے مقرر کردہ مُلہم رسُولوں نے رُوحُ القدُس کی تحریک سے جو کچھ مسیح خُداوند کی زندگی میں دیکھا اور جو کچھ پڑھا، جو کچھ سُنا اُس کو ایک کتاب کی صورت میں قلمبند کر دیا۔ چنانچہ انجیلِ مُقدّس ایک آسمانی زندہ شخصیت خُداوند یسُوع مسیح کی زندگی کا مکاشفہ پیش کرتی ہے۔ جو خُدا سے خُدا اور برحق سے برحق ہے اور جب ہم انجیلِ مُقدّس کو پڑھتے ہیں تو گویا ہم مسیح خُداوند مجسّم کلمۃُ اللہ مولُودِ مُقدّس کی نجات دہندہ بے گناہ، بے عیب بے داغ، پاکیزہ زندگی کے قول وفعل کی عظمت اور قدرت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جس کو خود اُس نے انجیل اور خوشخبری کا نام دیا تھا کہ انجیلِ مُقدّس خُدا کی بادشاہی کی خوشخبری کا کلام ہے۔

فرمایا

" تم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو"۔ (انجیل مرقس ۱۶: ۱۵)

اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی، تاکہ

سب قوموں کیلئے گواہی ہو۔" (انجیل متی ۲۴: ۱۴)

"اور ضرور ہے کہ پہلے سب قوموں میں انجیل کی منادی کی جائے"۔ (انجیل مرقس ۱۳: ۱۰)

"پس جو کوئی میری یہ (انجیلی) باتیں سنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے۔ وہ اُس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا"۔ (انجیل متی ۷: ۲۴)

"اور جو کوئی میری یہ (انجیلی) باتیں سنتا اور اُن پر عمل نہیں کرتا۔ وہ اُس بے وقوف آدمی کی مانند ٹھہرے گا۔ جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا"۔ (انجیل متی ۷: ۲۶)

"جو مجھے نہیں مانتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اُس کا ایک مجرم ٹھہرانے والا ہے یعنی جو کلام میں نے کیا ہے۔ آخری دن وہی مجرم ٹھہرائے گا"۔ (انجیل یوحنا ۱۲: ۴۸)

"جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ (خدا) کا ہے جس نے مجھے بھیجا"۔ (انجیل یوحنا ۱۴: ۲۴)

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے"۔ (انجیل یوحنا ۵: ۲۴)

پس ثابت یہ ہُوا کہ مسیح خداوند کا انجیلی کلام دراصل آسمانی خُدا باپ کا کلامِ الٰہی ہے اور اس کا قیام آخر الزّماں تک رہے گا۔ اور اُس کی ضرورت اور تاثیر بھی آخر الزماں تک رہے گی۔

کیونکہ جس طرح خدا کے آسمانی بیٹے کلمۃُ اللہ کا ظہُور حق تعالیٰ کا کامل ظہُور ہے۔ اسی طرح خدا کے آسمانی بیٹے کلمۃُ اللہ کا انجیلی کلامِ الٰہی بھی حق تعالیٰ آسمانی خدا باپ کا کامل آسمانی کلامِ الٰہی ہے۔

روحِ حق کے کام

فرمایا

"لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو مَیں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روحِ حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے۔ تو وہ میری گواہی دے گا
اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو"۔
(انجیل یوحنا ۱۵: ۲۶ - ۲۷)

"روحِ حق" کا سب سے بڑا اور اہم کام یہ تھا۔ کہ وہ خُدا کے بیٹے مسیح مصلوب کی گواہی دے گا۔ مسیحی کلیسیاء کے ایمان کا بنیادی پتھر اور چٹان ان الفاظ اور اقرار پر منحصر ہے کہ:۔
"یسُوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے"۔
چنانچہ روحِ حق نے مسیحی کلیسیاء اور رسُولوں کے ذریعہ ہر جگہ یہ گواہی دی کہ "مسیح مصلوب خُدا کا بیٹا ہے۔ مُقدس پطرس رسُول نے مسیح خُداوند کے سوال کے جواب میں کہا:۔
"تُو زندہ خُدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ (انجیل متی ۱۶: ۱۶)
خُداوند یسُوع مسیح نے پطرس رسُول کے اس ایمان کے اقرار کی تعریف کی اور کہا۔ "مُبارک ہے تُو شمعُون بریُوناہ"۔ ایک جنم کے اندھے نے جب

مسیح خُداوند سے بینائی حاصل کی تو اُس سے مسیح خُداوند نے پوچھا:۔
"کیا تُو خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے"؟ (انجیل یُوحنا ۹: ۳۵)
انجیلِ مُقدس میں بکثرت ایسے سُنہرے الفاظ موجود ہیں۔ جن میں جنابِ یسُوع مسیح نے بار بار اس بات کا اعلان کیا کہ خُدا تعالےٰ میرا آسمانی باپ ہے اور میں خُدا کا بیٹا ہُوں:۔

فرمایا

"باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے"۔ (انجیل یُوحنا ۵: ۲۰)
"اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپُرد کیا ہے۔ تا کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں۔ جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں۔ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا"۔ (انجیل یُوحنا ۵: ۲۲ و ۲۳)
"باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اُس نے سب چیزیں اُسکے ہاتھ میں دے دی ہیں"۔ (انجیل یُوحنا ۳: ۳۵)
خُدا باپ اور اکلوتے بیٹے کے الفاظ میں خُداوند یسُوع مسیح کو خُدا کے ساتھ اُلوہیت کے ازلی جلال اور قُربِ الٰہی اور الٰہی محبت کے عالم میں وہ عظیم مقام اور مرتبہ حاصل ہے جو کسی بھی بشر نبی رسُول کو حاصل نہ تھا۔
اِسلیئے کہ خُدا نے بعض کو بعض نبیوں پر فضیلت بخشی ہے۔
کیونکہ انبیاء کرام محض خاکی بشر تھے اور وہ اُس آدم کے صُلب سے پیدا ہوئے تھے جس نے خُدا کی حکم عدولی کی اور وہ باغِ عدن سے باہر

نکال دیئے گئے تھے۔ انبیاء کرام کو صرف نبوّت کا اعلیٰ مقام حاصل تھا لیکن وہ اُلوہیت کی معموری سے بے نیاز تھے۔ جس شخص پر رُوح القدس کا نزول اور تحریک حاصل نہ ہو۔ کلیسیاء اُسکو نبی یا رسُول ماننے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوئی۔ نہ اُس کتاب کو الہامی کتاب مانتی ہے۔ جس کو اُس نبی نے اپنی الہامی باتوں کو خود یا اُس کے ہمعصر نبی نے قلمبند نہ کیا ہو۔

رُوحِ حق یعنی رُوحُ القدُس کو مسیحی کلیسیاء کی مدد کے واسطے آسمان پر سے بھیجنے والا خُدا باپ اور خُدا کا بیٹا ہے۔ کیونکہ رُوحِ حق خُدا باپ اور خُدا کے بیٹے سے صادر ہے۔ لہٰذا رُوحِ حق خُدا سے خُدا اور برحق سے برحق ہے۔ چنانچہ رُوحِ حق خُدا کے بیٹے اور باپ سے صادر ہونے والی وہ آسمانی نادیدہ ہستی ہے جس کے نزول سے پیشتر خُدا کا بیٹا جانتا تھا۔ کہ اُس کی حقیقت اور ماہیت اور اُس کی قدرت و جلال اور اُسکی خوبیاں صفات و عظمت اور کمالات اور اختیارات کیا ہیں۔ اور وہ دُنیا میں آکر باپ اور بیٹے کی مرضی کے مطابق کیسے کیسے عجیب کام انجام دے گا۔ وہ دُنیا میں گواہی کے لئے اُس کے رسُولوں کی ایک قوت اور دلیرانہ زندگی بن جائے گا۔ اس سبب سے اُس کے رسول حاکموں اور بادشاہوں اور عدالتوں کی طرف سے ایذا رسانی کے وقت خوفزدہ نہ ہوں گے۔ کیونکہ وہ میری جگہ میری طرح مسیحی کلیسیاء کا دوسرا مددگار ہو گا۔

(انجیل لوقا ۲۱: ۱۲-۱۳)

فرمایا

۱۔ "مَیں خُدا میں سے نکلا اور آیا ہُوں"۔ (انجیل یُوحنا ۸ : ۴۲)

۲۔ "مَیں (خُدا) باپ میں سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہُوں"۔ (انجیل یُوحنا ۱۶ : ۲۸)

۳۔ "مَیں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری"۔ (انجیل یُوحنا ۶ : ۵۱)

۴۔ "مَیں اکیلا نہیں ہُوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے"۔ (انجیل یُوحنا ۱۶ : ۳۲)

۵۔ "لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے"۔ (انجیل یُوحنا ۱۴ : ۱۰)

۶۔ "مَیں اور باپ ایک ہیں"۔ (انجیل یُوحنا ۱۰ : ۳۰)

جس طرح خُدا کا بیٹا مسیح یسُوع خُدا کی صُورت اور اُلُوہیّت کے جلال میں صاحبِ اختیار، صاحبِ ارادہ، صاحبِ علم، صاحبِ کلام، صاحبِ قدرت تھا۔ اسی طرح خُدا کا رُوح یعنی رُوحِ حق رُوحُ القدُس بھی خُدا کے بیٹے کے مساوی اپنے جلال قدرت اور اُلُوہیّت کی عظمت میں کلیسیاء پر جلوہ گر ہُوا تھا۔ معترضین کو اگر گرامر سے ذرا سا بھی مَس ہو تو ان کو معلوم ہو گا۔ کہ جن کی زندگی میں جن کے واسطے رُوحِ حق مطلوب تھا۔ وہ مسیح خُداوند کے رسُول تھے جو اسکے سامنے حاضر اور موجود تھے۔ جن سے مسیح خُداوند مخاطب تھے۔ جن سے یہ وعدہ کیا گیا تھا۔

فرمایا

"لیکن مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں۔ کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر مَیں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر مَیں جاؤں تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا"۔

(انجیل یوحنا ۱۶: ۷)

پہلا مددگار خُدا کا بیٹا اپنی مسیحی کلیسیاء کے درمیان جسمانی صورت میں جلوہ گر ہُوا۔ لیکن مسیحی کلیسیاء کا دوسرا مددگار خُدا کے بیٹے کا رُوح یعنی رُوحِ حق سچائی کا رُوح ہے۔ جو مسیح کے رسُولوں کی زندگی میں داخل ہو کر کام اور کلام اور راہنمائی کرتا رہا۔

فرمایا

"راہ اور حق اور زندگی مَیں ہُوں"۔ (انجیل یوحنا ۱۴: ۶)

ان الفاظ پر غور کریں اور ......"حق"...... "مَیں ہُوں"۔ گویا کہ منزلِ حق خُداوند یسُوع مسیح ہیں۔

لہٰذا جو حق تعالیٰ کو حق حق کہہ کر پکارتے رہتے ہیں۔ اُن کو معلوم ہو کہ رُوحِ حق سچائی کا رُوح اور منزلِ حق خُداوند یسُوع مسیح ہیں۔ کیونکہ رُوحِ حق خُدا کے بیٹے سے صادر ہے۔ اِسلیئے رُوحِ حق مسیح خُداوند کا رُوح ہے، اور وہ ہمارے لئے منزلِ حق ہیں۔ چنانچہ رُوحِ حق کی مسیحی کلیسیاء میں موجودگی خدا کے بیٹے کی موجودگی ہے اور خُدا کے بیٹے کی موجودگی خُدا باپ کی موجودگی ہے۔

فرمایا

"کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں،
وہاں مَیں اُنکے بیچ میں ہُوں"۔ (انجیل متی ۱۸: ۲۰)

"دیکھو مَیں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں"۔ (انجیل متی ۲۸: ۲۰)

"لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی
کی راہ دکھائے گا۔ اسلیئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن
جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔
وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ اسلیئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے
تمہیں خبریں دے گا۔" (انجیل یُوحنا ۱۶: ۱۳-۱۴)

مذکورہ حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ مسیح یسُوع نے صلیبی موت سے پیشتر رُوحِ حق کے نزول اور آمد کے بارے میں جو وعدے کیئے تھے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد بھی صعودِ آسمانی سے پیشتر جسکی یاد دہانی کی تھی اُس نے اُسے اپنے صعودِ آسمانی کے دس دن بعد ہی پورا کر دیا تھا۔ اور فرمایا کہ

"رُوحِ حق میرا جلال ظاہر کرے گا۔" رُوحِ حق کا یہ کام تھا کہ وہ خُدا کے بیٹے مسیح مصلوُب کا جلال ظاہر کرنے۔ چنانچہ رُوحِ حق یعنی رُوحُ القُدس کی قدرت سے مسیح کے رسُولوں کے ذریعہ مسیح خُداوند کا جلال ظاہر ہوا اور مسیحیت رُوئے زمین کی تمام قوموں میں پھیل گئی۔ یہ نہیں تھا۔ کہ مسیح یسُوع کے صعودِ آسمانی کے چھ سات سو سال بعد رُوحِ حق کا کسی انسانی صورت میں اُسکا انتظار کیا جاتا۔ اُس نے رُوحِ حق کو کسی خاکی فانی بشر کی صورت میں آسمان سے بھیجنے یا نزول کا وعدہ نہ کیا تھا۔ انسانی صورت میں رُوحِ حق کی آمد کی باتیں گھڑنے والے کتابِ مُقدس بائبل کو غور سے نہیں پڑھتے۔ تاکہ

اس کی تاثیر اور گرفت میں نہ آ جائیں ۔ بلکہ کتابِ مُقدس پر بیسیوں اُلٹے پُلٹے اعتراضات کرتے ہیں ۔ جس سے اُن کی ناخواندگی اور کم علمی کا ثبوت ملتا ہے ۔ مسیح خُداوند نے اپنے شاگردوں اور تمام رسُولوں کی موت اور شہادت سے پہلے پہلے اُن کی حیات میں رُوحِ حق کے اُن پر نزول کا وعدہ فرمایا تھا ۔

رُوحِ حق اور رُوحُ القُدس دو الگ الگ شخصیتیں خیال کرنے والے خُداوند کی کتابِ مُقدس بائبل کے مکاشفہ سے لاعلم اور بے خبر ہیں ۔ جن کے پاس کتابِ مُقدس ہے اُن کو یہ بات نظر نہیں آتی کہ رُوحِ حق ایک نبی بشر کی صُورت میں تولد فرمائیں گے ۔ لیکن جن کے پاس کتابِ مُقدس نہیں وُہ خواہ مخواہ ایسی باتوں کی غلط بیانی کرتے ہیں ۔ جن کا ثبوت کتابِ مُقدس سے نہیں ملتا ۔ جس کتابِ مُقدس کی تردید و توہین کرتے ہیں اُس میں سے کسی موعودہ نبی کی تلاش کرنا بھی اخلاقی خرابی ہے ۔

فرمایا

"یروشلیم سے باہر نہ جاؤ ۔ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے پورا ہونے کے منتظر رہو ۔ جس کا ذکر تم مجھ سے سُن چُکے ہو" ۔

"لیکن جب رُوحُ القُدس تم پر نازل ہو گا ۔ تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے" ۔ (اعمال ۱ : ۴ ، ۸)

رُوحِ حق کا کسی فانی خاکی بشر نبی کی صورت میں آسمان سے آمدو

نزولی تولد کے خیالات مسیح خداوند کی مقدس انجیلی تعلیمات کے سراسر منافی ہیں۔

ابتدائی مسیحی کلیسیاء کی ترقی اور توسیع کے عملی کام میں اُس وقت بھی اور آج بیسویں صدی میں بھی زندہ مددگار اور رہنما رُوحُ القدس یعنی رُوحِ حق ہے۔ رُوحُ القدس کی تحریک کے سبب تمام رسولوں اور دیگر شاگردوں نے ہر جگہ مسیح خداوند کے عظیم و جلیل انجیلی کلام الٰہی کی مُنادی اور نجات کی خوشخبری اور خدا کے بیٹے مسیح مصلوب کی گواہی دی اور خدا کا انجیلی کلام الٰہی ہر جگہ ہر قوم میں ہر مُلک میں یہودیوں اور غیر یہودیوں میں بڑی تیزی اور سُرعت سے مؤثر اور وسیع پیمانہ پر پھلدار ثابت ہوا۔ لکھا ہے کہ:۔

"کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور مؤثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور رُوح اور بند بند اور گودے گودے کو جُدا کر کے گذر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے" (عبرانیوں ۴: ۱۲)

مقدس پطرس رسُول نے رُوحُ القدس سے معمور ہو کر یروشلیم شہر میں جہاں اُنکا عظیم اُستاد مُنجی مسیح مصلُوب کیا گیا تھا اور تمام اہلِ یروشلیم جو مسیح مصلُوب کی صلیبی موت کے چشم دید گواہ تھے۔ ان ہی کے شہر یروشلیم کے بازاروں میں کھڑے ہو کر زندہ مسیح مصلُوب کی مُنادی کی۔ تو ایک ہی دن میں اُن یروشلیمی یہودیوں میں سے تین ہزار کے قریب مسیحی کلیسیائی میں شامل ہو گئے تھے۔ (اعمال ۲: ۴۱) کیونکہ انہوں نے مسیح کی صلیبی موت کا یقین کر لیا تھا۔ لیکن رُوحُ القدس کے نزول سے پہلے اُسکے رسُولوں کی ایسی جرأت مندانہ حالت نہ تھی۔ وہ بزدل اور ڈرپوک تھے۔ پطرس نے ایک معمولی لونڈی سے ڈر کر مسیح مصلوب کا انکار کیا۔ اور اس کے تمام

شاگرد اوصافِ رسالت سے پہلے مسیح کی صلیبی موت کے واقعہ سے یہودیوں کے ڈر سے دروازے بند کر کے جب ایک مکان میں چھپے بیٹھے تھے (انجیل یوحنا ۲۰:۱۹) تو مسیح خدا وند مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُن پر جلوہ گر اور ہم کلام ہوئے۔ لیکن جب رُوح القدس اُن پر نازل ہُوا تو وہ بزدل شاگرد اب دلیر اور بہادر اور نڈر اور بے خوف ہو گئے اور وہ زندہ مسیح مصلوب کے جانثار رسُول ثابت ہوئے اور اُن کا خون شہادت مسیحی کلیسیاء کی توسیع و ترقی کے لئے پھلدار بیج ثابت ہوُا کیونکہ رُوحِ حق ہی نے تو شاگردوں میں اوصافِ رسالت پیدا کئے تھے۔ کسی مُلک میں کلیسیاء اُسی صورت میں ترقی کرتی ہے جب رُوحِ حق خدا کا پاک رُوح اُن کا مددگار ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں تو بعض نامی مسیحی انجیل کے مُبشرین کی بھی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ جب کلیسیاء جان دینے کے لئے تیار اور وفادار ثابت ہوتی ہے تو کلیسیاء ترقی کرتی ہے۔ رُوح سے معمور مغربی کلیساؤں کے وفادار جانثار مشنری جب افریقہ کے حبشیوں کے درمیان انجیل کی بشارت کے لئے گئے تو وہاں پہلے مشنریوں کا گوشت افریقہ کے حبشیوں کی خوراک بن گیا۔ اور مسیحی مشنریوں کی بہت ساری قربانیوں کے بعد وہاں متعدد مسیحی کلیسیائیں قائم ہو گئیں۔ اور اُن کی تعلیم و تربیت کے مراکز اور شفاخانے کھول دیئے۔ اور اُن حبشیوں کو علم وادب اور تہذیب کی راہ پر چلنا سکھایا۔ لیکن اب وہاں ابلیس اُن کی راہ روک رہا ہے۔

مشرقِ وسطیٰ میں بھی ابتدائی مشنریوں کے ساتھ ظالمانہ اور مخالفانہ رویّہ اختیار کیا گیا تھا اور بعض شہید مشنری مردوں اور عورتوں کی قبریں کئی جگہ

دیکھنے میں آتی ہیں۔ سیالکوٹ شہر کے قلعہ کے نیچے جانب مغرب بھی اب تک شہیدوں کی قبریں موجود ہیں۔ جن میں پادری ٹامس ہنٹر اور اس کی بیوی اور اُن کا چھوٹا سا بیٹا بھی تھا۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ مسیحیت ایک مشرقی مذہب کی منادی کے لئے مغربی ممالک سے مشنری آتے ہیں۔ یہ سب رُوح القُدس یعنی رُوحِ حق کی تحریک سے اپنے عزیز و اقارب اور اپنے وطنِ عزیز کی خوشگوار پُر امن فضاؤں اور آرام دہ سہولتوں کو چھوڑ کر اپنے زندہ نجات دہندہ مسیح خداوند کی خاطر پردیس میں آئے۔ یہاں خدا کے سوا اُس کا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا۔ کیونکہ انگریز حکمران بھی انڈیا میں کسی مذہبی شورش کے خوف سے مشنریوں کی آمد اور انجیل مقدس کی منادی کے حق میں نہ تھے۔ یہ اُس زمانہ کی بات ہے۔ جب ریل گاڑی، ڈاک تار کا نظام شفاخانے سکول کالج پختہ سڑکیں اور سفر کی سہولتیں میسر نہ تھیں۔ لوگ گھوڑوں، خچروں، اُونٹوں، بیل گاڑیوں اور بگیوں پر اور پیدل سفر کرتے تھے۔ بجلی اور صاف پانی اور ہوائی جہاز کی سہولتیں میسر نہ تھیں۔

بعض مسلمان ان قبروں کو مسمار کرنے کے درپے ہیں۔

شروع شروع میں مشنری لوگ آبادی سے باہر خیموں میں رہتے تھے۔ بعد میں اُنہوں نے رہائشی مکان تعمیر کئے۔ دوسرے ممالک میں پہنچنے کے لئے بحری سفر میں کئی کئی مہینے لگ جاتے تھے۔ کئی لوگ سفر کے دوران ہی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے تھے۔ لیکن ان تمام مصائب کے باوجود مشنریوں کا جوشِ بشارتِ انجیل کبھی بند نہیں ہوا۔

مغربی مسیحی مشنریوں نے انجیل مُقدس کی منادی کے ساتھ ساتھ مُلک مُلک میں شفاخانے اور سکول کالج کھول دیئے تھے۔ تاکہ ناخواندگی کو دُور کیا جائے۔ اور لوگ مذہب کے نیک اخلاقی مقصد سے بھی فیضیاب ہوکر راہِ نجات کو سمجھیں۔ چنانچہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی مسیحی مشنریوں کی دیکھا دیکھی سکول کالج کھول دیئے۔ تاکہ وہ مسیحیت کی توسیع و ترقی کا سدِباب اور تدارک کرسکیں۔

رُوحُ القُدس کا بپتسمہ

فرمایا

"میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا"۔ (انجیل لوقا ۱۰: ۲۲)

"جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے"۔ (انجیل یوحنا ۱۶: ۱۵)

"یسوعؔ نے پاس آکر اُن سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوحُ القدس کے نام سے بپتسمہ دو"۔ (انجیل متی ۲۸: ۱۸۔۱۹)

"کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا۔ مگر تم تھوڑے دنوں کے بعد رُوحُ القُدس سے بپتسمہ پاؤ گے"۔ (اعمال ۱: ۵)

"تھوڑے دنوں" سے کیا مراد ہے؟

رُوحُ القُدس کے بپتسمہ سے کیا مُراد ہے؟

رُوحِ حق یعنی رُوحُ القدُس کی شاگردوں کے درمیان موجودگی اُن کے باطن میں قوّت اور گواہی کی رُوح بن گئی تھی۔ کسی انسان بشر کی صورت میں رُوحِ حق کی موجودگی کا خیال سراسر لاعلمی اور ناخواندگی ہے۔

رُوحُ القُدُس کا نزُول

فرمایا

"لیکن جب رُوحُ القُدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوّت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہُودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔" (اعمال ۱: ۸)

چنانچہ مسیح مصلوب جب تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے تو وہ ۴۰ دن تک اُن کو دکھائی دیتے رہے اور جب مُقدّس رسُول اور شاگرد اور مریم مقدّسہ اور چند عورتوں سمیت ۱۲۰ کی جماعت یروشلیم کے ایک بالاخانہ میں دل وجان سے دُعا میں مشغول تھی تو صعودِ آسمانی کے دس دن بعد ہی یعنی مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے پچاس دن بعد عید پنتکُست کے دن ایک گونج کے ساتھ آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانوں کی صورت میں اُن پر رُوحُ القُدس یعنی رُوحِ حق نازل ہُوا۔ (اعمال ۱: ۱۲ تا ۱۵ و ۲: ۱ تا ۴)

اور وہ غیر زبانیں بولنے لگے اور غیر ملکی لوگوں اور یروشلیم کے رہنے والوں نے اپنی اپنی زبان میں خُدا کے بڑے بڑے عجیب کاموں کا بیان سُنا۔ (اعمال ۲: ۱۱) غیر زبانیں بولنے کی طاقت دینے کا رُوحُ القُدس کا یہ پہلا عظیم معجزہ تھا۔ جو یروشلیم میں

رسُولوں کے درمیان واقعہ ہوُا۔ اور روُحُ القُدس کی معموُری اور تحریک سے مُقدس رسُولوں اور دوسرے شاگردوں کے وسیلہ سے دُنیا میں مسیحی کلیسیاء کی توسیع و ترقی کا کام معجزوں کے ذریعہ بڑی تیزی اور سُرعت کے ساتھ عمل میں آیا۔ لکھا ہے:۔

"پھر اُنہوں نے نکل کر ہر جگہ مُنادی کی اور خُداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا اور کلام کو اُن معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔ آمین"۔

(انجیل مرقس ۱۶: ۲۰)

چنانچہ آج تک مسیحی کلیسیاء نے کبھی روُحُ القُدس کے نزوُل کے بعد کسی فانی بشر کو روُحِ حق تسلیم نہیں کیا۔ نہ کِسی روُحِ حق کا انتظار کیا ہے۔ ناخواندہ لوگ روُحِ حق کے بارے میں انجیلِ مقدس کی باتوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

آسمانی گھر سے آنے والے اور آسمانی خبریں دینے والے تو آسمانی ہستی خُداوند یسُوع مسیح اور روُحِ حق ہیں۔ لیکن کوئی زمینی خاکی بشر آسمانی ہستی روُحِ حق کے بارے میں کیسے خبریں دے سکتا ہے؟ جس طرح خُدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اسی طرح ۱۳۹ زبور ۷ آیت کے مطابق خُدا کا روُح بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور اسی طرح خُدا کا بیٹا بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔

فرمایا

۱۔ "جہاں دو یا تین میرے نام سے اکٹھے ہیں۔ مَیں اُن میں ہوں"۔ (انجیل متی ۱۸ : ۲۰)

"دیکھو مَیں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں"۔ (انجیل متی ۲۸ : ۲۰)

۲۔ خدا کے رُوح کی بابت بزرگ داؤد نے لکھا ہے :۔

"۔ مَیں تیری رُوح سے بچ کر کہاں جاؤں یا تیری حضوری سے کِدھر بھاگوں ؟ اگر آسمان پر چڑھ جاؤں تو تُو وہاں ہے اگر میں پاتال میں بستر بچھاؤں تو دیکھ تُو وہاں بھی ہے"۔

رُوح ُالقدُس خدا کا رُوح ایک غیر مخلوق آسمانی ہستی ہے اور آسمان اور زمین اور تمام کائناتِ عالم کی تخلیق سے پیشتر بھی رُوحُ القدُس کا ظہوُر دُنیا میں جلوہ گر نظر آتا ہے۔ جو وجہ تخلیقِ کائنات تھا۔ بزرگ موسیٰ نے توریت کی پہلی کتاب میں لکھا ہے کہ :۔

۱۔ "خدا نے ابتدا میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین ویران اور سُنسان تھی اور گہراؤ کے اُوپر اندھیرا تھا اور خدا کی رُوح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی"۔ (پیدائش ۱:۱،۲)

کتابِ مُقدس میں بعض جگہ خدا کے رُوح کو صیغہ مؤنث اور بعض جگہ صیغہ مذکر میں قلمبند کیا گیا ہے۔ لکھا ہے :۔

۲۔ "آسمان خدا کے کلام سے اور اُس کا سارا لشکر اُسکے منہ کے دم سے بنا"۔ (زبور ۳۳ : ۶)

مُنہ کے دم سے مُراد خدا کا رُوح ہے۔

چنانچہ رُوح القدس جس کا نام خدا کا رُوحِ حق ہے۔ وہ خدا باپ اور خدا کے بیٹے کے ساتھ وجہِ تخلیقِ کائنات ہے۔ خدا کے بیٹے کی بابت لکھا ہے کہ:۔

"سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوُا ہے۔ اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ (انجیل یوحنا ۱: ۳)

فرمایا

"خدا کا رُوح مجھ میں ہے"۔

"جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے"۔

"باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے"۔

مسیح خداوند کے انجیلی کلام مُقدس کے مطابق خدا کے بیٹے کے ظہُور و تجسُّم میں خدا باپ اور خدا کے پاک رُوح کی موجودگی بھی جلوہ گر تھی۔ خدا کا رُوح ہی فی الحقیقت رُوحُ القُدس ہے۔ جیسے خدا کا بیٹا خدا کا عجیب مشیر خدائے قادر ہے (یسعیاہ ۹: ۶) ویسے ہی خدا کا رُوح یعنی رُوحُ القُدس خدا کا مشیر اور صلاح کار ہے۔ (یسعیاہ ۴۰: ۱۳)

جس طرح انسان ایک واحد ہستی ہے اور اس کا جسم اور رُوح اور عقل آپس کی وحدت میں لازم و ملزوم حیثیت رکھتے ہیں اور جب ایک انسان کام کرتا ہے تو اُس کا جسم اور رُوح اور عقل بھی کام کرتے ہیں۔

اسی طرح جب خُدا باپ کام کرتا ہے۔ تو خُدا کا رُوح اور خُدا کا بیٹا بھی کام کرتے ہیں۔ جس سے ہمیں خُدا کی وحدت کی عظمت نظر آتی ہے اور ایسی باتیں ہمیں خُدا کے کلام سے معلوم ہوتی ہیں۔

چنانچہ آج رُوئے زمین پر تمام رنگ و نسل کی اقوامِ عالم میں انجیلی مسیحی فلسفۂ توحید کے طفیل مسیحیت کو ابتدائی ایّام سے آج تک بڑا عروج اور عظمت حاصل ہے۔ لکھا ہے:۔

"لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا۔ اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔" (انجیل یُوحنا ۱: ۱۲)

"چونکہ تم بیٹے ہو اسلیئے خُدا نے اپنے بیٹے کا رُوح ہمارے دلوں میں بھیجا ہے۔" (گلیتوں ۴: ۶)

"لیکن تم ایک برگزیدہ نسل، شاہی کاہنوں کا فرقہ، مُقدس قوم اور ایسی اُمّت ہو جو خُدا کی خاص ملکیت ہے۔ تاکہ اُسکی خوبیاں ظاہر کرو۔ جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بُلایا ہے۔ پہلے تم کوئی اُمّت نہ تھے۔ مگر اب خُدا کی اُمّت ہو۔ تم پر رحمت نہ ہوئی تھی۔ مگر اب تم پر رحمت ہوئی۔"

(۱۔ پطرس ۲: ۹-۱۰)

توحیدِ الٰہی

مسیحی فلسفۂ توحیدِ الٰہی کی تعلیم اور خدا کی پدرانہ محبّت کا مکاشفہ خداوند یسوع مسیح زندہ آسمانی ہستی نے ہمیں دیا ہے۔ فرمایا:۔

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" (انجیل یوحنا ۱۷: ۳)

"پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔" (انجیل متی ۲۸: ۱۹)

ان کلماتِ مقدسہ سے ظاہر ہے کہ عالمِ توحید میں خدا باپ اور خدا کا بیٹا اور روح القدس واحد آسمانی خدا ہے۔ جیسے سورج سے روشنی اور گرمی صادر ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا باپ سے خدا کا بیٹا اور خدا کا روح القدس صادر ہے۔ جیسے سورج کے بغیر اُس کی روشنی اور گرمی کی کچھ حیثیت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح روشنی اور گرمی کے بغیر سورج کی بھی کچھ قدر و منزلت اور حیثیت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا سورج اور اُسکی روشنی اور اُسکی گرمی اپنے وجود اور جوہر میں لازم و ملزوم واحد ہستی ہیں۔ چنانچہ خدا باپ اور خدا کے بیٹے اور روح القدس کی ایک ایسی وحدت ہے کہ اُن میں جدائی اور امتیاز ناممکنات میں سے ہے۔ کیونکہ اُن کی ایک ہی ذات ہے۔ ایک ہی قدرت ہے۔ ایک

ہی جوہر ہے۔ ایک ہی آسمانی جلال ہے۔ اور اُنکی وحدت ریاضی کے اعداد کی طرح جدا گانہ نہیں بلکہ اُنکی نادیدہ لامحدود وحدت میں کُلی توحیدِ الٰہی کا فلسفۂ تعلیم اور اُلوہیت کے کمالات کا جلال جلوہ گر ہے اور خُدا کے کلامِ مُقدس کے مکاشفہ کے بغیر اس کا سمجھنا اور جاننا اور بیان کرنا اور قبول کرنا بعید از عقل ہے۔

کیونکہ خُدا کے فرمانِ الٰہی پر عیب جوئی ناقابلِ معافی خطا ہے لہٰذا جو لوگ خداوند کی کتابِ مُقدس پر ایمان نہیں رکھتے اور اُس کا بغور مطالعہ نہیں کرتے اُن کے لیے مسیحی فلسفۂ توحید کو سمجھنا بڑا مشکل ہے کیونکہ اس کا سمجھنا الہامِ الٰہی کی روشنی سے متعلق ہے۔ قرآن نے اپنے پیش کردہ فلسفۂ وحدتِ محضہ عددی ایک کے تصوّر کے ملحوظِ خاطر مسیحی فلسفۂ توحید کو بھی ثَلٰثَۃ یعنی تین کی عددی توحید کا رنگ دیا ہے تاکہ اہلِ اسلام کو مسیحی فلسفۂ توحید کی عظمت سے متنفر کیا جائے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اور نہ کہو خُدا تین ہیں (سورہ نسأ ۱۷۱)

یعنی اللہ اور مسیح اور مریم

۱ + ۱ + ۱ = تین خُدا۔

ثَلٰثَۃٌ یعنی ریاضی کی عددی توحید تین خُدا۔ یہ انجیل کی تعلیم نہیں۔ درحالیکہ مسیح خُداوند کے پیش کردہ انجیلی فلسفۂ توحید میں کُلی طور پر وحدتِ الٰہی کی تعلیم موجود ہے۔ اس میں ریاضی کی عددی توحیدِ الٰہی کی نفی ہے کیونکہ تثلیث کا لفظ قرآن میں آیا ہے انجیل میں نہیں آیا۔ فرمایا ہ۔

"کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوح القُدس کے نام پر بپتسمہ دو"۔ یعنی باپ اور بیٹے اور رُوح القُدس

کے نام پر"۔ وحدت بالکثرت میں ۱×۱×۱ = ایک واحد خدا ہے۔
کیونکہ اقانیم وحدت الٰہی میں اسطرح باہم موجزن ہیں کہ ان میں اختلاف ناممکن بلکہ امر محال ہے۔ خدا کی عددی وحدت محضہ کے قائل خدا کی لامحدود وحدت اور دیدار الٰہی اور خدا کے ظہور و تجسّم کی نفی کرتے ہیں اسکو ہم خشک توحید کہتے ہیں درحالیکہ قرآن مجید میں بھی ایسی تعلیم کے اثبات موجود ہیں۔ کہ روز قیامت دیدار الٰہی حاصل ہوگا۔ (سورہ قیامت ۲۲، ۲۳ سورہ نجم ۹) لہٰذا ظہور و دیدار الٰہی روز قیامت سے پہلے بھی ہو سکتا ہے۔ علمائے اسلام اپنے علمی اور نقلی منطق کے زور سے فلسفۂ توحید کے تین مدارج بیان کرتے ہیں۔ جس کو کوئی الہامی حیثیت اور اثبات موجود نہیں۔ وحدت، احدیت اور واحدیت یعنی ذات کا تعین وحدت ہے اور وحدت سے احدیت اور احدیت سے واحدیت صادر ہوتی ہے یہ علمائے اسلام کا اپنا ہی اختراعی منطق یا فلسفۂ توحید ہے۔ ہماری سوچ کے مطابق یہ بھی فلسفۂ توحید فی التثلیث کی ایک کڑی ہے لیکن ہمارے ہاں واحدیت خدائے واحد کی تجلّی کا مظہر اُلوہیت ہے۔ لکھا ہے کہ:۔

"کیونکہ اُلوہیت کی ساری معموری اُسی (مسیح یسُوع) میں مجسّم ہوکر سکونت کرتی ہے" (کلسیوں ۲: ۹)
اسکی شہادت خدا کے کلام میں یُوں ہے کہ مسیح یسُوع خدا کے جلال کا پرتو اور خدا کی ذات کا نقش ہے۔ (عبرانیوں ۱: ۳) اور "وہ اندیکھے خدا کی صورت" پر تھا۔ (کلسیوں ۱: ۱۵) (فلپیوں ۲: ۶) اسلیئے کہ بحیثیت مولودِ مقدس مسیح یسُوع پاک، بے عیب، بے گناہ، بے داغ بردہ اور انسان کامل تھے۔ عبرانیوں ۷: ۲۶) اور انسانِ کامل ذاتِ الٰہی کا کامل مظہر اُلوہیت کی ساری

معمور ہے خُدا کی صُورت اور کامل خُدا تھے اور خدائے پاک کی ذاتِ الٰہی کا ظہُور و تجسیم کسی گنہگار انسانی صورت میں ناممکنات میں سے ہے۔ چنانچہ مسیح خُداوند نے اپنی انسانی زندگی کو مُقدس اور گناہ سے پاک قرار دیا۔ (انجیل یُوحنا ۸: ۴۶ و ۱۰: ۳۶) فرمایا:۔

"میں اور باپ ایک ہیں" (انجیل یُوحنا ۱۰: ۳۰)

چنانچہ یہ باتیں مسیح خداوند کے صاحبِ اختیار کلام اور صاحبِ اختیار معجزانہ کاموں سے ظاہر ہیں۔ لہٰذا خُدا کے بیٹے مسیح خُداوند نے اپنے انجیلی فلسفہ تعلیم میں توحیدِ الٰہی کا جو تصوّر دیا ہے وہ فی الحقیقت قبولیت کے لائق ہے کہ:۔

"اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو"۔

اِن مُقدّس الفاظ میں خُدا کے آسمانی باپ کی حیثیت میں خُدا کی پدرانہ محبت پیار، رحم اور فضل اور معافی کا ایک عظیم مکاشفہ پایا جاتا ہے۔ اور آسمانی خُدا باپ کی پدرانہ محبت کے عظیم مکاشفہ کی وجہ سے مسیحیت کو ساری دُنیا میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس سے بنی نوعِ انسان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کے لئے مسیح کی صلیب کی تجلیات میں الٰہی محبت اور کفارہ اور جانثاری کی رُوح حاصل ہوتی ہے اور یہ مسیحی تعلیم امنِ عالم کیلئے نہایت ضروری ہے۔ فرمایا "مجھ سے سیکھو، کیونکہ میں حلیم اور دل کا فروتن ہُوں"۔ (متی ۱۱: ۲۹) فرمایا "کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ (انجیل یُوحنا ۳: ۱۶) مذکورہ آیت مسیح خُداوند کے انجیلی فلسفہ تعلیم و محبت و خدمت کی ایک خاص مرکزی آیت ہے۔

جس سے خدا کی لا انتہا محبت کا مکاشفہ حاصل ہوتا ہے جو خدا کی حقیقی پدرانہ محبت سے علاقہ رکھتی ہے کیونکہ ایثار و قربانی اور جانثاری کے بغیر محبت کی عظمت اور کمالات بے معنی ہیں اور محبت اور کفارہ کی رُوح کے بغیر آپ کسی حاجتمند کی مدد نہیں کر سکتے۔

فرمایا

"خدا رُوح ہے۔" "خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا ہے۔" لکھا ہے۔

"اب ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ واحد خدا کی عزت اور تمجید ابدالآباد ہوتی رہے۔ آمین"۔ (۱۔ تیمُتھیُس ۱:۱۷)

جیسے ایک انسان جو بدن اور رُوح اور عقل و شعور کا مجسّمہ ہے۔ اور انسانی بدن کے بغیر انسانی رُوح اور انسانی عقل کی کوئی حیثیت اور مقام نہیں اور انسانی رُوح اور انسانی عقل و شعور کے بغیر انسانی بدن کی کوئی حیثیت نہیں۔ اسی طرح باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے فلسفۂ توحید لامحدود کی عظمت کا مکاشفہ بھی باہم لازم و ملزوم ہے۔

کتابِ مقدس میں ابتدا ہی سے ہمیں خدا کی رُوح کا عظیم مکاشفہ روشن نظر آتا ہے اور سابقہ انبیاء اور انجیلی انبیاء و مُرسلین میں بھی رُوح القدس یعنی رُوحِ حق کی تحریک سے اُن کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ لکھا ہے کہ:۔

کیونکہ نبوّت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی رُوح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔" (۲۔ پطرس ۱:۲۱)

"اُنھوں (یعنی سابقہ انبیاء) نے اس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کا رُوح جو

اُن میں تھا اور پیشتر سے مسیح کے دُکھوں کی اور اُن کے بعد کے جلال
کی گواہی دیتا تھا۔" (۱۔پطرس ۱: ۱۱)

مذکورہ آیت سے صاف صاف ظاہر ہے کہ مسیح کا رُوح سابقہ انبیاء کا رہنما تھا۔
جب مسیح خُداوند نے فرمایا کہ" راہ اور حق اور زندگی مَیں ہُوں"۔ یعنی
راہ مَیں ہُوں حق مَیں ہُوں زندگی مَیں ہُوں
تو پھر اُس کا " حق " مَیں ہُوں کہنے کا یہی مطلب ہے کہ حق تعالیٰ کا
رُوح اور رُوح حق مسیح خُداوند کا رُوح ہے۔ جیسے قرآن میں بھی عیسٰی
مسیح کی بابت لکھا ہے " رُوحٌ مِنۃٗ " (سورہ النساء ۱۷۱) یعنی
عیسیٰ المسیح اللہ کا رُوح گویا رُوحِ حق ہے۔ خُداوند یسُوع مسیح نے فرمایا:
" خُداوند کا رُوح مجھ میں ہے"۔ (انجیل لُوقا ۴: ۱۸)

جس طرح انسان کی رُوح انسان کا اپنا حال دل جانتی ہے۔ اور
دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔ اسی طرح خُدا کی رُوح کے سوا کوئی خُدا کی
باتیں نہیں جانتا۔ (۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۱)

لہٰذا جس طرح خُدا کا بیٹا جو رُوحُ اللہ ہے۔ خُدا کی باتوں کو اور
ذات الٰہی کی حقیقت و ماہیت کو جانتا ہے اور کوئی انسان نہیں جان سکتا۔

فرمایا

"میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو
نہیں جانتا سوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوا بیٹے کے
اور اُس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے"۔ (انجیل متی ۱۱: ۲۷)

"خدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی
سے پرستش کریں۔ (انجیل یوحنا ۴: ۲۴)

مُقدس پُولس رسُول نے رُوحُ القُدس کے متعلق اپنا تجربہ بیان کیا
ہے کہ :۔

"جس میں مسیح کا رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں"۔ (رومیوں ۸: ۹)

"اسلیئے کہ جتنے خدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی
خدا کے بیٹے ہیں"۔ (رومیوں ۸: ۱۴)

"چونکہ تم بیٹے ہو۔ اِسلیئے خدا نے اپنے بیٹے کا رُوح ہمارے
دلوں میں بھیجا جو ابّا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتا ہے (گلتیوں ۴: ۶)

مُقدس پطرس رسُول نے لکھا ہے :۔

"اس شخص (مسیح خداوند) کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو
کوئی اس پر ایمان لائے گا۔ اُس کے نام سے گناہوں کی
معافی حاصل کرے گا"۔ (اعمال ۱۰: ۴۳)

بعد از مطالعہ

دوستانہ رُوح میں خط و کتابت کریں

پادری برکت اے خاں۔ رُکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈایوسیس کونسل
وارڈ نمبر ۶۔ سیالکوٹ نمبر ۲

بار اوّل ۱۹۸۹ء

(مطبوعہ:۔ زمزمہ پرنٹنگ پریس سیالکوٹ)

"کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان
کی باتیں جانتا ہے۔ سِوا انسان
کی اپنی رُوح کے جو اُس میں ہے؟
اِسی طرح خُدا کے رُوح کے سِوا
کوئی خُدا کی باتیں نہیں جانتا۔"